رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ [illegible] ششماہی ۸ سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۔ ۹ اپریل حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی تکلیف ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

۸ مئی ۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نصرت گرلز ہائی سکول میں خدا تعالےٰ کی محبت کے حصول کے ذرائع پر تقریر کی ۔

افسوس آج ڈاکٹر عبدالغنی صاحب زنجباری کی لڑکی بعمر ۱۲ سال چند روز کی بیماری کے بعد فوت ہو گئی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ نہایت سعید اور تعلیم یافتہ تھی ۔ ہم اس صدمہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ انہیں صبر عطا کرے ۔ اور مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تضرع وہ حصار ہے جس پر کوئی دشمن حملہ آور نہیں ہو سکتا

" صوفی کہتے ہیں ۔ جس شخص پر چالیس دن گذر جائیں اور خدا کے خوف سے ایک دفعہ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں ۔ تو اس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کر مرے ۔ اب ایسے بھی بندگانِ خدا ہیں ۔ کہ ہم دن کی بجائے چالیس سال گذر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی ۔ دانشمند انسان وہ ہے ۔ جو بلا آنے سے پہلے بلاء سے بچنے کا سامان کرے ۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے ۔ تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے ۔ اور نہ دولت ۔ دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے ۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا ۔ آفات بہت ہیں ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی توبہ کرو ۔ کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھ کر بلائیں ہیں ۔ جن لوگوں کا تعلق خدا سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں ۔ دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے تعلق بڑی چیز ہے ۔ بزیر سلسلہ رفتن طریق عیاری است کوئی انسان نہیں ہے ۔ جس کیلئے آفات کا حصہ موجود نہیں ۔ ان مع العسر یسرا ۔ انسان کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے ۔

برکریماں کارہا دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے ۔ نومید ہم مباش ۔ کہ رندانِ بادہ نوش ۔ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو ۔ جو امن و صحت کی زمانے میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ۔ خدا اس کی تکلیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جشن تاجپوشی کا پروگرام

قادیان میں جشن تاجپوشی کو شاندار طریقہ پر منانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو نظارت امور عامہ کی ہدایات کے ماتحت انتظامات کر رہی ہے اس موقعہ کے لئے جو پروگرام تجویز ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

۱	۶ بجے سے ۷ بجے تک	تقسیم مٹھائی	تعلیم الاسلام ہائی سکول احمدیہ سکول۔ جامعہ احمدیہ میں
۲	۷ بجے سے ۹ بجے تک	مقابلہ فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال کبڈی۔ فینسی ڈریس شو	گراؤنڈز ہائی سکول
۳	۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	تقسیم انعامات	ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول
۴	۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک	غرباء کو کھانا کھلانا	لنگر خانہ
۵	۲½ بجے سے ۵½ بجے تک	ریڈیو شو	ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول
۶	۵½ بجے سے ۶¼ بجے تک	پریڈ کور	ریتی چھلہ
۷	۶¼ بجے سے ۷ بجے تک	جلوس کور	
۸	۷½ بجے شام	چراغاں	تمام مدارس۔ بورڈنگ۔ مساجد دفاتر۔ مہمانخانہ وغیرہ
۹	۸ بجے سے ۹ بجے تک	مشاعرہ	ہائی سکول
۱۰	۹½ بجے سے ۱۱½ بجے تک	جلسہ و دعا	مسجد نور

ناظر امور عامہ قادیان

مبلغین سلسلہ احمدیہ باقاعدگی سے رپورٹ بھجوائیں

مبلغین سلسلہ احمدیہ جملہ مرکزی نظارتوں کے نمائندہ ہیں۔ جس طرح دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تفویض شدہ کاموں اور فرائض کو وہ سرانجام دیتے ہیں۔ ویسے ہی دوسری نظارتوں کے کاموں کو بھی انہیں سرانجام دے کر رپورٹ بھجوانی چاہیئے افسوس ہے کہ مبلغین کا ایک حصہ نظارت ہذا میں باقاعدگی سے اپنے کام کی رپورٹ نہیں بھجواتا۔ حالانکہ گزشتہ سال بھی نظارت ہذا نے مبلغین کی توجہ کے لئے الفضل میں ایک نوٹ دیا تھا اب مکرر بغرض توجہ اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام مبلغین کی طرف سے باقاعدگی سے رپورٹ ماہوار مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے۔ جن کے پاس مطبوعہ رپورٹ نہ ہو۔ وہ دفتر ہذا سے منگوالیں۔ مطبوعہ فارم کے علاوہ بھی گاہے گاہے خاص موقعوں پر رپورٹ آتی رہنی چاہیئے:۔ ناظر تعلیم و تربیت

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) خادم اور خادم کے اہل و عیال عرصہ دراز سے مشکلات اور مصائب میں گرفتار ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ ان سے نجات عطا فرمائے۔ خاکسار امیر عالم پٹیالوی (۲) میرا پوتا کئی دنوں سے بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد حیات خان ملتان (۳) میاں غلام محمد صاحب اختر کا چھوٹا لڑکا مبشر احمد سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

دعائے مغفرت میری پھوپھی فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ دل محمد صاحب موضع شہن ضلع لاہور بعمر ۲۵ برس ۲۳ اپریل کو فوت ہو گئیں۔ [illegible] احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار [illegible] احمد [illegible] قادیان

بجٹ کو پورا کرنے کی ذمہ واری

جو جماعتیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کے مطابق مندرجہ بالا ذمہ واری لینے کو تیار ہوں۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بجٹ کو بہرحال پورا کریں گی۔ اور نہ دینے والوں کی رقم کو بھی ادا کریں گی۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اس امر کی اطلاع فوراً نظارت بیت المال میں ارسال فرمادیں۔

واضح ہو کہ اس قسم کی ذمہ واری لینے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ جو دوست اپنا چندہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ ان کو ضرور ہی دوسروں کے چندوں کا حصہ برداشت کرنا پڑے گا۔ بلکہ اس ذمہ واری کے اٹھانے کے نتیجہ میں جماعت کے ہر فرد کو فکر ہو جائے گی۔ کہ ان کی جماعت کا چندہ مطابق بجٹ پورا ہو کر مرکز میں پہنچ جائے۔ اس لئے ہر دوست اس کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔ کہ کسی دوسرے دوست کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔ اپنے خاص دوستوں میں خاص فکر سے کام لیتا ہے اور اس ذریعہ سے جماعت میں عام بیداری پیدا ہو جاتی ہے:۔

ناظر بیت المال

یوم تحریک جدید ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

تحریک جدید کے متعلق ۳۰ مئی کے جلسوں میں احباب کثرت سے شامل ہوں عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ تحریک جدید کے مطالبات کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں:۔

انچارج تحریک جدید قادیان

مولوی محمد صدیق صاحب کی امرتسر سے روانگی

امرتسر ۵ مئی بذریعہ ڈاک۔ مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل امرتسری کل قادیان سے روانہ ہو کر رات امرتسر آگئے۔ اور ایک شب امرتسر میں اپنے والدین کے پاس ٹھہر کر بمبئی ایکسپرس سے عازم فلسطین ہو گئے۔ مقامی جماعت کے احباب کثرت سے سٹیشن پر پہونچ گئے۔ مولوی صاحب کو ہار پہنائے گئے۔ اور فوٹو لیا گیا۔ قرب و جوار سے آپ کے نزدیکی رشتہ دار (زن و مرد) بھی آئے ہوئے تھے۔ اس اسلامی مجمع کو دیکھ کر بہت سے ہندو مسلم اور سکھ جمع ہو گئے۔ اور مولوی صاحب کے سفر کی غرض تبلیغ و اشاعت اسلام معلوم کر کے احمدی نوجوانوں کی قربانی کی سپرٹ کی تعریف کرتے رہے دعا کے بعد مولوی صاحب روانہ ہو گئے:۔ نامہ نگار

"الفضل" کے وی۔ پی بھیجے جا چکے ہیں۔

کئی روز پہلے اعلان کرنے کے بعد جن احباب نے اگلے ماہ میں قیمت ارسال کرنے کی اطلاع دی۔ ان کے وی۔ پی رد کر لینے کے بعد باقی اصحاب کو وی۔ پی بھیج دیئے گئے ہیں۔ اور اب اس بارے میں کسی خط کی تعمیل محال ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وی۔ پی ضرور وصول کرلیں:۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

201

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۶ھ

ملک معظم کی تقریب تاجپوشی اور مسلمان

جب کانگرس کا نصب العین یہ ہے کہ آزادی زیر سایہ برطانیہ حاصل کی جائے۔ اور گاندھی جی بارہا فرما چکے ہیں کہ وہ انگریزوں اور ہندوستانیوں کے دوستانہ تعلقات کے بہت بڑے حامی ہیں۔ اور انہیں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ ایسی سرکاری تقاریب جن کا تعلق کسی اختلافی معاملہ سے نہیں۔ اور جن میں شرکت ایک دوسرے کو زیادہ قریب سے دیکھنے اور دوستانہ روابط بڑھانے کا موجب ہو سکتی ہے۔ ان میں حصہ نہ لیا جائے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض حلقوں کی طرف سے جشن تاجپوشی کے موقعہ پر پھر اسی غلطی کے اعادہ کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو سابق شہنشاہ معظم جارج پنجم آنجہانی کی سلور جوبلی کے موقعہ پر کی گئی تھی۔ یعنی یہ کہا جا رہا ہے کہ جشن سے متعلق کسی تقریب میں حصہ نہ لیا جائے۔ اور نہ خود اظہار خوشی و مسرت کا کوئی طریق اختیار کیا جائے۔ اور اس کے لئے ایسی ایسی مضحکہ خیز وجوہات پیش کی جا رہی ہیں۔ جن میں کچھ بھی معقولیت نظر نہیں آتی۔

اس وقت ہمیں دوسرے حلقوں سے غرض نہیں۔ بہتر ہو۔ کہ وہ بھی تقریب تاجپوشی میں شرکت سے باز نہ رہیں۔ لڑائی جھگڑوں اور گلے شکووں کے لئے کافی اوقات میسر آسکتے ہیں۔ اور یہ تو زندگی بھر چلتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن خاص تقریبیں روز روز نہیں آیا کرتیں۔ اور پھر جس تقریب کا انحصار ایسے وجود پر ہو۔ جو نہ صرف ذاتی طور پر سب کے لئے یکساں ہو۔ بلکہ کسی جھگڑے سے بھی اس کا تعلق نہ ہو۔ تو اظہار ناراضی کے طور پر اس سے علیحدگی اختیار کرنا مناسب نہیں۔ لیکن مسلمانوں سے ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے ہر قول اور فعل میں وقار ہونا چاہیئے۔ اور وہی تحریک اٹھانی چاہیئے۔ جس میں معقولیت اور سنجیدگی پائی جائے۔ بھلا غور تو فرمائیے۔ "جشن تاجپوشی کا مکمل بائیکاٹ" کرنے کی یہ بھی کوئی وجہ ہے کہ "حکومت فلسطین اور شہید گنج کا فیصلہ مسلمانوں کی مرضی کے مطابق نہیں کرتی"۔ اول تو یہ دونوں قضیے ملک معظم جارج ششم کے عہد سے تعلق نہیں رکھتے دوسرے ایک خوشی کی تقریب میں شمولیت کے لئے یہ شرط پیش کرنا۔ کہ فلاں معاملہ کا ہماری مرضی کے مطابق فیصلہ کیا جائے کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ تصفیہ طلب امور کے لئے آئینی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اور دلائل اور شواہد کے ساتھ اپنا مطالبہ پورا کرانا چاہیئے۔ نہ کہ بچوں کی سی ضد اختیار کر کے اپنی سبکی کا باعث بننا چاہیئے۔

کیا ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات قرین قیاس سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ کوئی حکومت آئین اور قوانین کی پرواہ نہ کرتی ہوئی کسی کی مرضی کے مطابق فیصلے کرنے کی صورت میں قائم رہ سکتی۔ اور عادل کہلا سکتی ہے۔ یہی شہید گنج کا معاملہ لے لیجئے۔ اگر حکومت اس کا فیصلہ اس لئے مسلمانوں کی مرضی کے مطابق کرے۔ کہ وہ جشن تاجپوشی میں شریک ہو جائیں۔ تو کیا سکھ نہ کہہ دیں گے کہ چونکہ یہ فیصلہ ہماری مرضی کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم شریک نہیں ہونگے پھر ان کو منانے کے لئے حکومت کو کیا کرنا چاہیئے۔ انصاف کسی صورت میں بھی ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ اور جب از راہ انصاف دیکھا جائے۔ تو حکومت سے اس قسم کا مطالبہ قطعاً مبنی بر انصاف نظر نہیں آتا۔

پھر اگر مسلمانوں نے مسجد شہید گنج کے متعلق تمام آئینی ذرائع استعمال کر لئے ہوتے۔ اور کوئی صورت کامیابی کی نظر نہ آتی۔ اور پھر اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے وہ بے تاب اور مضطرب نظر آتے۔ تو بھی ایک بات تھی۔ لیکن جب خود مسلمان حسب عادت چند روز شور مچا کر اب خاموش ہو چکے ہیں۔ کیونکہ الیکشن کا سیلاب ختم ہو گیا ہے۔ ادھر مسجد شہید گنج کی واپسی کا بیڑا اٹھانے والی پارٹی گوشۂ گمنامی میں روپوش ہو چکی ہے تو اس کو تقریب تاجپوشی میں شرکت کی شرط قرار دینا نہایت ہی مضحکہ خیز بات ہے۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو تقریب تاجپوشی کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ ان کے پاس اپنے اس خیال کی تائید میں کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔

پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ ملک معظم کی ذات سے اپنی وفاداری کے اظہار کے لئے اور انگریز قوم سے اپنے دوستانہ تعلقات زیادہ استوار کرنے کے لئے تقریب تاجپوشی میں حصہ لیں۔ اور لہو و لعب سے بچتے ہوئے اظہار خوشی اور مسرت کے طریق اختیار کریں۔

احمدی جماعتوں کے متعلق گزشتہ پرچہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو ارشاد شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہر احمدی جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے حالات کے مطابق اس تقریب میں ضرور حصہ لے۔

پونہ میں ہندو مسلم کشیدگی اور کانگرس

اس سال "ہنومان جینتی" کے میلہ کے موقعہ پر پونا سونیا ماروتی مندر میں باجہ بجانے کی ممانعت کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو احکام جاری کئے۔ وہ گزشتہ سال کے تلخ تجربہ کے پیش نظر ضروری تھے گزشتہ سال اسی موقعہ پر ہندوؤں کے باجہ کی وجہ سے خوفناک فساد رونما ہو گیا تھا۔ جس کے دوران میں شہر کے مختلف حصوں میں بلوہ قتل اور آتشزدگی کی وارداتیں ہوئی تھیں۔ اس سال اس قسم کے فساد کو روکنے کیلئے جب گورنمنٹ نے احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ تو ہندوؤں نے جن میں بمبئی اسمبلی کی ڈیموکریٹک سوراج پارٹی کے ارکان بھی شامل ہیں۔ ایجی ٹیشن شروع کر دی اور یہ کہہ کر احکام کی خلاف ورزی شروع کردی۔ کہ ہندوؤں کی مذہبی رسوم میں مداخلت کی گئی ہے

حکومت بمبئی نے اپنے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کا کسی جماعت کے حقوق سے کوئی واسطہ نہیں اور تجویز پیش کی ہے۔ کہ تمام متعلقہ جماعتوں کے اشتراک اور تعاون سے تصفیہ کی تحقیق کی جائے۔ اور اگر ممکن ہو سکے۔ تو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مستقل سمجھوتہ کی صورت پیدا کی جائے۔ مگر فی الحال مصالحت کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

۳

مولوی ثناء اللہ صاحب سے مشابہت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک دفعہ لکھا تھا۔

"جناب مرزا صاحب قادیانی سے مذہبی امور میں گو ہم مخالف تھے۔ مگر اس کے تو ہم کسی طرح منکر نہیں۔ کہ مرزا صاحب موصوف بڑے پایہ کے پالیٹشن (مدبر) تھے"۔

(اخبار اہلحدیث ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔ "میاں صاحب کا دماغ سیاست میں ید طولےٰ رکھتا ہی تھا"

(پیغام صلح ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء)

گویا دونوں دشمن متفق اللسان ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی روحانی خوبیوں کو نظر انداز کر کے سیاستدانی کے متعلق گواہی دے رہے ہیں۔ جو خوبی مولوی ثناء اللہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نظر آئی۔ وہی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ میں دکھائی دی۔ اگر وہ دونوں مقدس انسان حسن و احسان میں مشابہ ہیں تو یہ دونوں معاند بھی ہم رنگ و ہم مشرب ثابت ہوتے ہیں

خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی خلافت

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "خواجہ صاحب مرحوم ہندوستان بھر میں لیکچر دیتے پھر رہے تھے۔ اور احمدیت اس طرح مقبول ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کہ خیال تھا۔ کہ چند سالوں میں ہندوستان فتح ہو جائیگا" پھر اسی سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مضمون "مسلمان وہی ہے جو خدا کے سب ماموروں کو مانتے" مطبوعہ اپریل ۱۹۱۱ء کے ذکر پر تحریر کرتے ہیں۔ "اس مضمون سے فقط خواجہ صاحب مرحوم کی مخالفت مقصود تھی۔ تاکہ وہ جماعت احمدیہ کی نظروں سے گر جائیں۔ اور ان کی خلافت یا مولانا محمد علی صاحب کی خلافت کا امکان باقی نہ رہے"۔ یعنے اس مضمون سے اس مداہنت کا ازالہ کر دیا گیا جس سے کام لے کر احمدیت کی مقبولیت کا ڈھونگ رچایا جا رہا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر ساری جماعت کا وہی عقیدہ تھا جو قبولیت کے سبز باغ دیکھ کر خواجہ صاحب مرحوم نے جھنگ کے جلسہ میں بیان کیا تو اس مضمون سے "فقط خواجہ صاحب کی مخالفت" کیونکر مقصود ہو سکتی ہے؟ اور اندریں صورت خواجہ صاحب جماعت احمدیہ کی نظروں سے کیونکر گر سکتے تھے اس سے تو جماعت احمدیہ کو راقم مضمون کے خلاف بھڑک اٹھنا چاہیئے تھا۔ اس بیان سے تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت اپنے لیکچروں پر داد و تحسین کر خواجہ صاحب نے جنہیں مولوی محمد علی صاحب نے ایک موقعہ پر پولوس کا خطاب دیا تھا۔ پہلے پہل اس جدید عقیدہ کا اختراع کیا۔ اور ساری جماعت کے اعتقاد کے خلاف اختراع کیا۔ تب ہی تو اس کی تردید سے خواجہ صاحب کے جماعت احمدیہ کی نظروں سے گر جانے کا خطرہ محسوس کیا گیا۔ اور یہ امر واقع ہے۔ کہ سچ مچ ہجو قسم امور کی وجہ سے خواجہ صاحب جماعت کی نظروں سے گر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خواجہ صاحب نے خلافت ثانیہ کے خلاف جماعت احمدیہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی تو انہیں ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا اور بقول ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آخر کار "سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب کے ساتھ ساری جماعت تھی"۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میاں صاحب نے خواجہ صاحب کے اعلان کی تردید اس لئے کی تا "ان کی خلافت یا مولانا محمد علی صاحب کی خلافت کا امکان باقی نہ رہے"۔ ہمیں اس جگہ ڈاکٹر صاحب کی اس ذہنیت کا ماتم کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ان کے خیال میں کسی عقیدہ یا صداقت کا اظہار محض صداقت کے لئے نہیں ہوتا بلکہ ذاتیات کے لئے ہوتا ہے۔ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کے خیال میں اگر اپریل ۱۹۱۱ء کے مضمون کی اشاعت نہ ہوتی۔ تو خواجہ صاحب یا مولوی محمد علی صاحب کی خلافت کا امکان تھا۔ اور اندر ہی اندر یہ لوگ اس کے لئے پخت و پز کر رہے تھے۔ اور جبکہ ذہنیت اس قدر پست ہے۔ تو کوئی تعجب نہیں کہ خاص پروگرام کے ماتحت اس "امکان کو باقی" رکھنے کے لئے کوشش کی جاتی ہو۔ اور اس زمانہ کے واقعات اس قیاس کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ لیکن جب انکے خیال میں یہ امکان باقی نہ رہا۔ تو انہوں نے خلافت کو ہی سرے سے اڑانے کی کوشش کی۔ اور اسے "سراسر بدعت اور اسلامی اصول کے خلاف" سمجھنے لگ گئے۔ فرمائیے ڈاکٹر صاحب! کیا ایسے ہی موقعہ پر "انگور کھٹے ہیں" کی مثال صادق نہیں آتی؟ کیا آپ کے اس نادانستہ اقرار کے بعد بھی کوئی عقلمند آپ لوگوں کو مطلق خلافت کی عدم ضرورت بتانے میں نیک نیت قرار دے سکتا ہے۔؟ آپ لوگوں کے نزدیک اس وقت تک خلافت رحمت۔ الہی انعام اور بابرکت چیز تھی۔ جب تک خواجہ صاحب کی خلافت یا مولوی محمد علی صاحب کی خلافت کا امکان باقی تھا لیکن جونہی یہ امکان جاتا رہا۔ فوراً خلافت "سراسر بدعت اور اسلامی اصول کے خلاف" بن گئی۔ فان اعطوا منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون۔

شرمناک تحریف

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"خلافت کے حصول پر ان کے نفس نے نہایت اطمینان اور مسرت سے میاں صاحب کو یہ شعر انشاد کیا تھا۔ کہ"

شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا

یعنے اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں خلافت مل گئی۔ اگر جماعت کا بیڑا غرق ہو گیا۔ اور ان کے دلوں میں سخت ہو کر ساری امت مسلمہ سے بغض و عناد پیدا ہو گیا تو پڑا ہو" (۲۲ اپریل)

ڈاکٹر صاحب کے ان الفاظ کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسان حق کی عداوت میں کس قدر پستی اختیار کر لیتا ہے۔ کیا شرمناک تحریف کی یہ بدترین مثال نہیں؟ ڈاکٹر صاحب کے ذہن میں "لعل بے بدل" سے بجز خلافت اور کیا مراد ہو سکتی ہے؟ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب یا خواجہ صاحب کے لئے اس کا امکان باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے وہ اسے "لعل بے بدل" سمجھنے پر مجبور تھے۔ ڈاکٹر صاحب تو شائد فرط عداوت میں نہ سمجھ سکیں۔ مگر میں دوسرے غیر مبائع دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس شعر میں "لعل بے بدل" سے وہی مراد ہے جس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ **لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو**" (کشتی نوح)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محض حق کے اظہار کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی مقام کو دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ لوگوں کی گالیوں۔ اور خواجہ صاحب اور ان کے ہم نواؤں کی مخالفت کی پروا نہ کی۔ اللہ تعالےٰ کو آپ کی یہ قربانی پسند آئی۔ اور اس نے آپ کو نوازا۔ اس پر وُہ لوگ جنہیں خیال تھا۔ کہ میاں صاحب کے مضمون یا کلماتِ حق سے ہماری خلافت کا امکان باقی نہیں رہا۔ وُہ برافروختہ ہو گئے۔ اور ان کے دل سنگِ خارا بن گئے۔ اسی حالتِ المناک کا شعر کے دوسرے مصرع میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور مصرع اول میں اللہ تعالےٰ کے قرب و وصل پر اس کا شکر ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا:-

"میں جب اس فتنہ سے گھبرایا۔ اور اپنے رب کے حضوُر گرا۔ تو اس نے میرے قلب پر یہ مصرعہ نازل فرمایا کہ:- ع

"شکر للہ مل گیا ہم کو وُہ لعل بے بدل"

اتنے میں مجھے ایک شخص نے جگا دیا۔ اور میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ مگر پھر مجھے غنودگی آئی۔ اور میں اس غنودگی میں اپنے آپکو کہتا ہوں۔ کہ اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے۔ کہ:- ع

"کیا ہوُا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا"

مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ دوسرا مصرعہ الہامی تھا۔ یا بطور تفہیم تھا۔ پھر کل بھی میں نے اپنے رب کے حضوُر میں نہایت گھبرا کر شکایت کی۔ کہ مولا میں ان غلط بیانیوں کا کیا جواب دُوں۔ جو میرے برخلاف کی جاتی ہیں" (ضمیمہ اخبار الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

غور فرمائیے۔ کہاں یہ پاکیزہ تاثرات اور کہاں ڈاکٹر صاحب کا منگھڑت مطلب؟ بھلا منصوبوں سے حاصل کردہ خلافت پر خدا کا شکر ادا کیا جاتا ہے اور کیا دُنیا کا کوئی انسان بھی یہ چاہتا ہے۔ کہ میرے اتباع تھوڑے ہوں۔ اور اکثریت میری دُشمن ہو؟ پس یہ فرضی تفسیر محض ڈاکٹر صاحب کا فریبِ نفس ہے:-

دراصل یہ شعر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے حضور نے ازالۂ اوہام میں اسے درج فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:- ؎

"جو ہمارا تھا وُہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل
کیا ہوُا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا"

(صفحہ ۶۶۵)

کیا دُنیا کا کوئی انسان بھی اس شعر میں "لعلِ بے بدل" سے خلافت کا ملنا مُراد لے سکتا ہے؟ اس شعر اور اس کے محل کو دیکھئے۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی قیاس آرائی ملاحظہ فرمائیے:-

سچے اعتراض کرنے کی ممانعت

ڈاکٹر صاحب نے مختلف مقامات پر اس مایۂ ناز اعتراض کو دہرایا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کو ایسی خلافت قرار دیا ہے۔ جس پر آج سچے اعتراضات کرنے والا بھی خدا کے حضوُر قابلِ مواخذہ ہے" اور پھر "سچے اعتراضات" کے باوجوُد معترض کے قابل مواخذہ ہونے پر پھبتی اُڑانے کی کوشش کی ہے۔ اس اعتراض کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ اور اصل اقتباس پیش کر کے اس کی حقیقت بیان کی جا چکی ہے۔ لیکن آج ہم ڈاکٹر صاحب پر حجت تمام کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کا ہی ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں:-

"ایک شخص کہتا ہے۔ کیا مجھے آزادیٔ رائے حاصل نہیں۔ کہ دُوسرے کے نقائص بیان کرُوں۔ یہ آزادیٔ رائے کا غلط استعمال ہے۔ اسی لئے خدا نے یہ پابندی رکھ دی۔ کہ غیبت نہ کرو۔ اور **کسی کی غیر حاضری میں اس کے خلاف سچی بات کرنے کو بھی روک دیا۔** آزادی کہاں رہی؟" (پیغام صلح ۲۷ - اپریل ۱۹۳۷ء)

تبلائیے کیا "کسی کی غیر حاضری میں اس کے خلاف **سچی بات** کرنے والا" قابل مواخذہ ہے۔ یا نہیں؟ اگر ہے۔ اور بقول مولوی محمد علی صاحب ضرور ہے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر اعتراض کیسا؟

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:- "میاں صاحب کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ میاں صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو نواب محمد علی خاں کے کمرہ میں بلوایا۔ اور کہا۔ کہ تم ایسا کرو اور ویسا نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ **ابھی میاں صاحب کی اتنی شان پیدا نہ ہوئی تھی**" (پیغام صلح ۲۷ - اپریل ۱۹۳۷ء)

متضاد بیان

ڈاکٹر صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کے "میاں صاحب" سے گفتگو کرنے سے انکار نہیں۔ بلکہ وُہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ" مولوی محمد علی صاحب بمعہ چار احباب کے نواب محمد علی خاں صاحب کے مکان کی طرف اسی امر میں بات چیت کرنے گئے" پھر لکھتے ہیں:- "مشکلات" اور اسکی وجوہات جو جماعت کو اس وقت درپیش تھیں۔ انہیں بار بار میاں صاحب کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ مگر وہاں کوئی شنوائی نہ تھی"

اب واضح ہو گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب صرف اس امر کو "سراسر غلط" تبلاتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس وقت مولوی محمد علی صاحب کو "بلوایا" ڈاکٹر صاحب کو اس "بلوانے" میں مولوی محمد علی صاحب کی کسرِ شان نظر آتی ہے۔ اس لئے فرماتے ہیں"۔ ابھی میاں صاحب کی اتنی شان پیدا نہ ہوئی تھی۔ [illegible] لکھ چکے ہیں۔" سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب کے ساتھ ساری جماعت تھی"۔ اگر بجز چند اشخاص ساری جماعت "میاں صاحب" کے ساتھ تھی۔ تو یقیناً آپ کی ایسی شان پیدا ہو چکی تھی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو جماعت کے مستقبل کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے بُلاتے اور اگر ابھی اتنی شان پیدا نہ ہوئی تھی۔ تو پھر یہ غلط ہے۔ کہ بجز معدودے چند اشخاص ساری جماعت میاں صاحب کے ساتھ تھی۔ ڈاکٹر صاحب جس بیان کو چاہیں غلط [illegible] اکبار

ابوالعطاء جالندھری

میری پیاری بہنو!

میری خاندانی مجرب دوا ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر کرتی ہے جس کو ہزاروں میری بہنیں استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل [illegible] حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ یا رک رک کر آتے ہیں۔ بند ہو گئے ہیں یا سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے کمر درد۔ سر درد اور قبض رہتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے کام کاج سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا راحت کو استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔ اور چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل خوراک برائے ایک ماہ صرف دو روپے محصول ہر حفظ صحت کی بہترین کتاب کلید صحت ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوائیں:-

ملنے کا پتہ - انچارج نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں تبلیغ احمدیت

انفرادی تبلیغ بذریعہ لٹریچر

چونکہ لوگ کثرت کاروبار کی وجہ سے عموماً عدیم الفرصت رہتے ہیں اس لیے جب کبھی معززین کو انفرادی طور پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لئے لٹریچر مانگتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی حتی المقدور وقتاً فوقتاً لٹریچر منگواتی رہی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے مالی مشکلات کی وجہ سے ہم اس سلسلہ کو زیادہ وسیع نہیں کر سکے۔ تاہم کوشش کی جاتی ہے۔ کہ جن لوگوں کو تبلیغ کی جائے۔ انہیں مطالعہ کے لئے کچھ نہ کچھ لٹریچر دیا جائے۔ چنانچہ اپریل میں بعض احباب کو انکی درخواست پر "الفضل"۔ "سن رائز"۔ "تحفہ شہزادہ ویلز" "احمدیت یا حقیقی اسلام" اور "پیغام احمدیت" کے نسخے مطالعہ کے لئے دیئے گئے۔ جسکا اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ ایک بوہرہ دوست نے سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا بھی بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ اور بعض اور احباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب [illegible] ایک دوست کی درخواست پر ان کی لڑکی کے لئے "مصباح" کا ایک پرچہ منگوا کر دیا۔ اسی طرح بعض پٹھان اور بلوچ نوجوان بھی سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

حاجی عبد اللطیف صاحب آف بغداد کے بڑے بھائی سیٹھ حاجی محمد الیاس صاحب گو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ لیکن سلسلہ سے انہیں اس حد تک اخلاص ہے۔ کہ قریباً ڈیڑھ سال سے الفضل کے مستقل خریدار ہیں۔ اور جب تک الفضل کا مطالعہ نہ کرلیں انہیں چین نہیں آتا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے انہوں نے اخلاص میں اس حد تک ترقی کی ہے۔ کہ ماہ اپریل میں انہوں نے سلسلہ کی تازہ تصانیف "ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" "ذکر حبیب علیہ السلام" "تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیس اردو کتب کا سیٹ خریدا ہے۔ اور بڑے شوق سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ سیٹھ صاحب کے چند اور دوست بھی ہیں۔ جو ان کی صحبت کی وجہ سے سلسلہ کے حالات سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔

اس ماہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے یہاں کی مشہور مشہور لائبریریوں میں تقسیم کرنے کے لئے چند نسخے بشارات بائبل متعلقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی بھیجے جو تقسیم کئے گئے۔

درس قرآن کریم

عاجز کو یہاں آئے قریباً دو سال ہوگئے ہیں۔ اس عرصہ میں عموماً سوائے جمعہ کے ہر روز صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کے ایک رکوع کا درس دیتا ہوں اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے [illegible] پارہ قریب الاختتام ہے۔

ہفتہ وار اجلاس

اس ماہ میں قریباً چار ہفتہ وار اجلاس ہوئے۔ جن میں تربیتی تقاریر کے علاوہ درس القرآن بھی ہوتا رہا۔

تبلیغی لیکچرز

جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر بدر الدین صاحب ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ نو تعلیم یافتہ نوجوانوں میں مغربیت کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اسلامی تعلیم پھیلائیں۔ اس غرض کے لئے مختلف سوسائیٹیوں میں لیکچر بھی دیتے رہتے ہیں۔ آپ نے اس ماہ میں بھی "مذہب اور سائنس" کے موضوع پر تھیوسافیکل سوسائٹی میں لیکچر دیا۔ علاوہ ازیں یہاں کے پنجابی خاکروبوں میں جو مدت سے عیسائیت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں عاجز، ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب اور مولوی محمد نواز خان صاحب نے "اسلام اور عیسائیت میں مقابلہ" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ چند غیر احمدی شرفاء کی درخواست پر ایک اشد ترین مخالف کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تبادلہ خیالات بھی ہوا جس کا معززین پر اچھا اثر ہوا۔

ایک مخلص احمدی پر مخالفین کا حملہ

اس ماہ میں ہمارے ایک مخلص بھائی مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب پوسٹ مین پر ان کے ایک دور کے غیر احمدی رشتہ دار نے محض مذہبی مخالفت کی بنا پر ان کے گھر میں داخل ہو کر حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے ان کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا۔ ان کی بیوی اور بچے چھڑانے کو آئے۔ تو انہیں بھی اس ظالم نے مارا۔ خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

تحریک جدید کا چندہ جلد ادا کرنیوالی مخلص جماعتیں

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مخلص توجہ کر رہے ہیں۔ چونکہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ چاہتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کے وعدے ہر جماعت خواہ وہ شہری ہو یا زمیندار یا وہ افراد جن کے وعدے براہ راست ہیں۔ ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء سے پہلے پہلے کم کم اپنے وعدوں کا بڑا حصہ ادا کردیں۔ اس لئے خواہ احباب کو اس کے پورا کرنے میں تکلیف ہی ہو۔ ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ اور یقین رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے لئے موت قبول کرنے سے ہی انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ پھر خدا کے لئے تکلیف اٹھا کر مالی قربانی کرنے والا اس کے فضلوں سے کیونکر محروم رہ سکتا ہے۔

اس وقت تک سکندر آباد دکن کی جماعت کے وعدہ میں سے معتد بہ حصہ وصول ہوچکا ہے۔ اور حیدر آباد دکن کی جماعت نے بھی اس چندہ کی وصولی میں نمایاں کوشش کی ہے۔ اس جماعت کے سکرٹری مال سیٹھ محمد اعظم صاحب کے طریق عمل سے پایا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ دکن کی جماعت ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء سے پہلے اپنے وعدوں کا بڑا حصہ ادا کردے گی۔ پھر سیالکوٹ چھاؤنی کی جماعت نے ۲۵۴ کے وعدہ میں سے ۲۰۸ اور صدر شاہ پور کے وعدہ ۱۵۸ میں سے ۱۱۰۔ برج ورکس کوٹری سندھ کے وعدہ ۸۵۷ میں سے ۵۹۱۔ ڈیرہ غازی خاں کے وعدہ ۱۳۴ میں سے ۱۰۲ اور چکوال کے وعدہ ۲۲۶ میں سے ۱۷۵ کی رقوم داخل ہوچکی ہیں۔ محلہ دار البرکات قادیان کی مستورات کی طرف سے ۲۹۲ میں سے ۱۵۴ داخل ہو چکے ہیں۔ دوسری جماعتوں کی طرف سے یہ بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تحریک جدید کے متعلق جلد [illegible] ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء تک بعض جماعتیں کوشش کر رہی ہیں۔ کہ اپنا وعدہ مکمل طور پر پورا کردیں۔ چنانچہ ملتان کی جماعت نے اطلاع دی ہے کہ ۱۲۴۲ کے وعدہ میں سے ۲۶۴ کی رقم جو باقی رہ گئی ہے۔ وہ انشاء اللہ ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء سے پہلے بھیجنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اگر تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کے متعلق حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت زائد کارکن وصولی کے لئے مقرر کرے تو امید ہے کہ ہر جماعت کا تحریک جدید کا چندہ ۳۰ مئی تک وصول ہو جائے۔ چونکہ ماہ مئی میں پنجاب کے اکثر حصہ میں فصل برآمد ہوجاتی ہے۔ اور اکثر زمیندار جماعتوں کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وہ اپنا یہ طوعی چندہ فصل نکلنے پر ادا کردیں گی۔ اس لئے زمیندار جماعتوں کو بھی ۳۰ مئی سے پہلے پہلے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اول تو ۳۰ رمئی تک اپنا سالم وعدہ پورا کردیں ورنہ کم از کم جماعت کے وعدہ کا بڑا حصہ ادا ہو جانا چاہیئے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

203

مولوی ثناء اللہ صاحب سے کیا گفتگو ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث ۳۰ راپریل میں لطیفہ کا عنوان دے کر لکھا ہے:-

"ایک روز کا واقعہ ہے۔ کہ دفتر اہلحدیث میں تین مرزائی آئے۔ وہ قادیان سے فیض پاکر واپس ہوئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا۔ کہ مسیح موعود کی علامت کیا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ میں اپنا خیال بتاؤں۔ یا حدیث کی تصریح سناؤں۔ بولے حدیث کی۔ میں نے کہا۔ حدیث میں یہ ارشاد ہے۔ کہ مسیح موعود کے آنے سے بغض وکینہ اور حسد وغیرہ سب دور ہو جائیں گے۔ کہنے لگے نبوت کیلئے کیا قانون ہے۔ میں نے کہا قانون نبوت کا کچھ بھی ہو۔ یہ بتاؤ۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ حدیث کا مضمون ہے۔ یا کہ نہیں۔ بولے کہ ہے۔ مگر یہ کبھی کسی نبی کے زمانہ میں نہیں ہوا۔ کہ ساری دنیا کے رہنے والوں سے بغض وکینہ دور ہو جائے۔ میں نے کہا۔ اچھا تم ہی اس حدیث کے معنے کرو جھگڑتے تو دیر تک رہے۔ مگر معنے حدیث کا کچھ نہیں کیا۔ میں منتظر تھا۔ کہ بھائیوں کی طرح وہ بھی اپنے دعوے کو محدود کرنے کے لئے اس حدیث کا مصداق اتباع مرزا کو بتائینگے۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنے کی بھی جرأت نہ کی۔ شائد وہ جانتے ہونگے کہ جس سے ہم بول رہے ہیں۔ وہ ہماری اندرونی تفریق سے بھی واقف ہے"

اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ میں مجلس مشاورت سے واپسی پر اپنے دو ہمراہیوں کے ساتھ مولوی صاحب کے پاس پہنچا۔ مولوی صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا۔ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے کہا۔ قادیان شریف سے۔

مولوی صاحب۔ کچھ کام ہے۔

خاکسار۔ کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

مولوی صاحب۔ کیا ہے

خاکسار۔ مسیح موعود کے زمانہ کی چند علامات بتلائیں۔

مولوی صاحب۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ مسیح موعود کے آنے پر دنیا سے ہر طرح کی برائی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

خاکسار۔ مولوی صاحب کیا خدا تعالےٰ کی یہی سنت چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی مامور آیا۔ دنیا سے کلی طور پر برائی دور ہوگئی۔

مولوی صاحب۔ میں یہ نہیں جانتا۔ تم یہ بتاؤ۔ کہ حدیث صحیح ہے یا غلط۔

خاکسار۔ کیا خدا تعالےٰ کی سنت کے خلاف بھی حدیث صحیح ہو سکتی ہے۔

مولوی صاحب۔ میں یہ نہیں بتاؤں گا تم یہ بتاؤ۔ کہ کیا یہ حدیث غلط ہے۔

خاکسار۔ صحیح ہوگی۔ لیکن اس کا مطلب کچھ اور ہو گا۔ کیونکہ حدیث کے ایسے معنی کرنے چاہئیں۔ جو کہ قرآن کریم کے مطابق ہوں۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد دنیا سے برائی کلی طور پر دور ہوگئی تھی۔

مولوی صاحب۔ (بہت جوش کیساتھ) میں ادھر اُدھر نہیں جانے دوں گا۔ کیونکہ میں فن مناظرہ سے واقف ہوں۔ تم جانتے ہو۔ کس کے سامنے بیٹھے ہو۔ میں شیر پنجاب ہوں۔

خاکسار۔ یہاں مناظرہ نہیں ہو رہا۔ میں تو چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

مولوی صاحب۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتاؤں گا۔ میں نے تو اتنی باتیں بھی تم سے کیں۔ لیکن اگر ہمارا ایک طالب علم میاں محمود کے پاس جائے۔ تو دیکھیں وہ بات بھی کرنا پسند نہ کریں۔

خاکسار۔ مولوی صاحب طالب علم کیا۔ آپ خود تشریف لے چلیں۔ ہم واپس آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔ اور آپ کی ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے کرا دینگے۔

مولوی صاحب۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔ بس اب جاؤ۔ میں نے مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ کل کو اخبار الفضل میں شائع ہو جائے گا۔

خاکسار۔ مجھ سے لکھوا لیں۔ میں اخبار میں شائع نہیں کراؤں گا۔ لیکن آپ مجھے کچھ اور بتائیں۔

مولوی صاحب۔ ہرگز نہیں۔ ہم جب کبھی مرزا صاحب آنجہانی کے پاس گئے۔ گالیاں دے کر قادیان سے نکال دیا گیا۔

خاکسار۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرگز ہرگز کسی کو گالی نہیں دی البتہ حضور نے امر واقع کے طور پر آپ لوگوں کے حسب حال فرمایا۔ اس کو گالی نہیں کہہ سکتے۔

مولوی صاحب۔ بس بس چلے جاؤ۔ زیادہ باتیں نہ کرو۔

خاکسار۔ اچھا اگر آپ کچھ نہیں بتلانا چاہتے۔ تو ہم جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم وہاں سے آگئے۔

یہ تھی وہ مختصر گفتگو جو مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہوئی۔ ہم نے تو اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ لیکن انہوں نے اسے بالکل غلط پیرایہ میں پیش کیا۔

خاکسار۔ بدرالدین کھٹانہ۔ گنج مغلپورہ

امتحان مقابلہ پبلک سروس کمیشن

تجربہ نے بتایا ہے۔ کہ پبلک سروس کمیشن کے تیسرے درجہ کے امتحان میں شامل ہونے والے امیدواروں کی اکثریت ٹائپ کا سارٹیفکیٹ نہ دینے کی وجہ سے ناکام رہتی ہے۔ ٹائپ کا سارٹیفکیٹ کامیابی کی اولین شرط ہے۔ اور چونکہ امیدواروں کو پہلے سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس باب میں کیا کرنا ہے۔ اس لئے وہ میعاد معینہ کے اندر سارٹیفکیٹ بہم نہیں پہنچا سکتے۔ ان کی اطلاع کے لئے حسب ذیل ہدایات شائع کی جاتی ہیں۔

الف۔ پبلک سروس کمیشن والے صرف ان درسگاہوں کا سارٹیفکیٹ تسلیم کرتے ہیں جن کی فہرست نیچے درج ہے:-

۱۔ فرسٹ کلاس بزنس گریڈ سارٹیفکیٹ آف پٹ مین کالج۔ لنڈن

۲۔ ایڈوانسڈ گریڈ سارٹیفکیٹ آف پٹ مین کالج۔ لنڈن۔

۳۔ لنڈن چیمبر آف کامرس کا سینئر یا ہائر کمرشل ایجوکیشن سارٹیفکیٹ۔

۴۔ مدراس گورنمنٹ کا ہائر گریڈ ٹیکنیکل ایگزامینیشن سارٹیفکیٹ۔

۵۔ بنگال گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ بورڈ۔ کلکتہ کا سارٹیفکیٹ۔

۶۔ صوبہ یو۔پی کے بورڈ آف ہائی سکول اور انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کا سارٹیفکیٹ جو کامرس کے انٹرمیڈیٹ امتحان کا ہو۔

۷۔ پنجاب گورنمنٹ کے ۱۹۳۲ء سے پیشتر ایڈوانسڈ پوسٹ میٹرک کلیریکل امتحان کے سارٹیفکیٹ

۸۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ آسام کے سارٹیفکیٹ

۹۔ بہار اور اڑیسہ گورنمنٹ کے سارٹیفکیٹ دربارہ کمرشل کلاسز۔

۱۰۔ صوبجات متوسط (سی۔پی) کے سارٹیفکیٹ جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے دئے ہوں۔

۱۱۔ صوبجات متوسط کے ہائی سکول کے امتحان کے سارٹیفکیٹ جو کامرس گروپ نمبر ۱ کے ساتھ ہوں۔

۱۲۔ دہلی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا کمرشل ڈپلوما

۱۳۔ بمبئی گورنمنٹ کا کمرشل سارٹیفکیٹ اور کمرشل ڈپلوما جو ۱۹۳۵ء کے بعد جاری کئے ہوں

۱۴۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے محکمہ تعلیمات کا پوسٹ میٹرک کلاس کا سارٹیفکیٹ جس میں درج ہو کہ امیدوار نے ٹائپ کے دونوں پرچوں میں امتیاز حاصل کیا ہے۔

۱۵۔ راجپوتانہ سنٹرل انڈیا۔ اور گوالیار کے بورڈ آف ہائی سکول اور انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کا انٹرمیڈیٹ امتحان کا سارٹیفکیٹ جس میں ٹائپ اور شارٹ ہینڈ بطور اختیاری مضمون لیا ہو

۱۶۔ مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوٹ کے سارٹیفکیٹ بشرطیکہ وہ چالیس الفاظ فی منٹ کی رفتار ظاہر کرتے ہوں۔ (ا) کرسچن سکول آف کامرس لکھنؤ (ب) میرٹھ کالج۔ میرٹھ (ج) بریلی کالج بریلی (د) وائی ایم سی اے۔ لاہور۔

ب۔ فہرست مندرجہ صدر میں سے جو درسگاہ قریب ہو۔ وہاں سے دریافت کریں۔ کہ وہ ان شرائط پر سارٹیفکیٹ دیتے ہیں۔ اور اپنی رفتار پوری کر کے ان کے امتحان میں شامل ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ طریقۂ تعلیم میں اصلاح کی ضرورت

بڑھتی ہوئی بے روزگاری نے موجودہ طریقہ تعلیم کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے۔ اگرچہ کچھ عرصہ پیشتر تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کچھ نہ کچھ روزگار مل جانے کے باعث اس طریقہ تعلیم کے ڈھول کا پول چھپا رہا۔ لیکن موجودہ زمانہ میں اس کی اصلیت بالکل ظاہر ہوگئی اور یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہمارا تعلیم یافتہ نوجوان خصوصاً میٹرک پاس دنیا میں بالکل بے کار اور مفلوج وجود ہے۔ اس سے اوپر جتنا کوئی درجہ تعلیم زیادہ حاصل کرتا جائے۔ Inversely by square ان اوصاف میں بڑھتا جائے گا۔ یہاں تک کہ کالج کا ایک گریجوایٹ جس نے والدین کو سخت مشکلات میں ڈال کر بی۔ اے پاس کیا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ اگر ۔I.C.S سے کم کوئی اور ملازمت اپنی جانب کو دی گئی۔ تو سخت توہین اور ذلت کا موجب ہو گی۔ غرضیکہ ۲۵ سال کی عمر تک والدین کی وہ گت بنائی کہ گھر کی ایک ایک اینٹ بک گئی اور جو کچھ گھر میں تھا۔ برخوردار کی امنگوں کی نذر ہو گیا۔ اور ادھر برخوردار ایک فضول ہستی اور مفت خور ثابت ہوا۔

اب ہمیں دیکھنا چاہئے۔ کہ اس کے وجوہات کیا ہیں۔ میرے خیال میں مندرجہ ذیل اسباب اس حالت کے ذمہ دار ہیں۔

(۱) تعلیم کا ذریعہ۔ غیر زبان۔ لڑکوں کا زیادہ وقت علم سیکھنے کی نسبت غیر زبان کے سیکھنے میں لگ جاتا ہے۔

(۲) تعلیم کا کورس ایسا ہے۔ کہ لڑکا ہر روز کی کارآمد باتوں کے سیکھنے کی بجائے اپنا وقت ایسی باتوں کے پڑھنے اور گھوٹنے میں صرف کرتا ہے۔ جو یا تو اس کی سمجھ میں ہی نہیں آتیں یا اگر سمجھ میں آ گئیں تو آئندہ زندگی میں اس کے لئے بالکل بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ مثلاً منطق و فلسفہ کے باریک در باریک نکات یا آئن سٹائن اور نیوٹن کے علم ریاضی کے فارمولے۔

اس کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب لڑکا ان معدودے چند اسامیوں کو جن میں یہ نکات کام آتے ہیں حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ تو دنیا اس کے لئے اندھیر ہو جاتی ہے کیونکہ اس کو اس فضا سے باہر جانا پڑھتا ہے۔ جس میں اس نے تعلیم و تربیت پائی اور اس میدان میں وہ بالکل بے ہتھیار ہو جاتا ہے۔ یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ ہماری تعلیم کا نصاب خواہ وہ سکول کا ہو یا کالج کا صرف ایک ہی ہتھیار ہمارے طالبعلم کے ہاتھ میں دے سکتا ہے۔ اور وہ ملازمت خاص کر سرکاری ملازمت۔ ہندوستان میں جب موجودہ حکام آئے تو ان کو اپنی مدد اور دفتری کاروبار کے لئے کلرکوں کی ضرورت ہوئی۔ یہ نصاب تعلیم جو اس وقت مقرر ہوا۔ اب تک تقریباً اسی حالت میں چلا آ رہا ہے۔ اس وقت کی ضروریاتِ ملازمت کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا تھا۔ چونکہ ملازمت آسانی سے مل جاتی تھی۔ لہذا نصاب وہی رہا۔ رفتہ رفتہ ملازمت کا ملنا مشکل ہوتا گیا۔ مگر بجائے اس کے کہ نصاب کو ایسا بنایا جاتا کہ طالب علم ملازمت کے باہر بھی کام کر سکے۔ اُلٹا ملازمت کو ہی نصب العین رکھ کر نصاب کو مشکل در مشکل بناتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک طالب علم اگر دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے ۲۰ گھنٹے روزانہ بھی محنت کرتا ہے۔ تو بھی اس کے واسطے اسامی کے حاصل کرنے کے لئے مقابلے کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنا مشکل ہے اور ایسا کرنے میں کامیابی تو غیر یقینی ہے۔ لیکن جو یقینی ہے۔ وہ امراض دماغ اور سل اور دق ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے امتحانات کا سٹینڈرڈ اعلے نہیں۔ بلکہ ایسے فضول سوالات سے بھرا ہوا ہے۔ جو کہ لڑکے کی آئندہ تعلیم یا زندگی میں لاکھ میں سے ایک دفعہ بھی کام نہیں آتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ طالب علم ہر روز کی مفید اور کارآمد باتوں کو چھوڑ کر فضول باریک در باریک الجھنوں میں پڑ جاتے ہیں۔ جو ان کے جسم اور دماغ کے واسطے زہر سے بڑھ کر ثابت ہوتے ہیں۔

(۳) سکول کی کلاسوں میں مضامین کی بھرمار۔ غریب طالب علموں کے لئے اتنے مضمون ہوتے ہیں۔ کہ وہ سکول کے وقت میں تو کیا گھر پر بھی رات کے بارہ یا ایک بجے تک کام ختم نہیں کر سکتے ادھر استاد اپنا کام ہلکا کرنے کے واسطے طالب علم کو گھر کے لئے ضرورت سے بہت زیادہ کام دے دیتے ہیں۔ جب بچے سکول کا ہی کام ختم نہ کر سکیں تو گھر کا کاروبار کیسے کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ طالب علم گھر کے کاموں میں قطعاً دلچسپی نہیں لیتے۔ اور کسی کام میں بھی والدین کا ہاتھ نہیں بٹا سکتے۔ رفتہ رفتہ ہاتھ سے ہر ایک کام کرنا وہ عار سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

(۴) ایک عام طالب علم ۱۷۔ یا ۱۸ برس کی عمر میں میٹرک پاس کرتا ہے۔ اور دوسری فنون سیکھنے کے لئے بھی یہی عمر موزون ہے۔ چونکہ میٹرک میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ مضمونوں کی بھرمار ہے۔ جس کے باعث طالب علم کو قطعی فرصت نہیں ملسکتی۔ اس کے لئے اس عمر میں کسی دوسرے فن کا سیکھنا ناممکن ہوتا ہے۔ میٹرک کے بعد ملازمت ملنی ناممکن دوسرا کوئی فن آتا نہیں۔ لہذا غریب طالب علم کے لئے سوائے بھوکے مرنے کے اور کیا رہ جاتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ میٹرک میں مضامین کو کم کر دیا جائے۔ اور ہر مضمون میں موٹی موٹی باتیں صرف وہ جو آئندہ عمر میں اگر سو فیصدی نہیں تو نوے فیصدی ضرور کارآمد ہوں۔ سکھانی چاہئیں۔ سکول کا وقت کم رکھا جائے۔ استادوں کو مجبور کیا جائے کہ جو کچھ انہوں نے سکھانا ہے صرف سکول ہی میں سکھائیں۔ گھر کے لئے کچھ کام نہ دیں۔ باقی کے وقت کے لئے یا تو سکول میں ہی مختلف فنون کے سکھانے کا انتظام ہو۔ یا والدین کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے لڑکوں کو اس فالتو وقت میں کوئی ایسا کام سکھائیں جس سے وہ روٹی کمانے کے قابل ہو جائیں۔

(۵) لڑکوں کو محنت کی عادت ڈالی جائے بعض اوقات استاد سزا دیتے ہیں۔ مگر وہ سزا ایسی واہیات ہوتی ہے جس کا نتیجہ بچے کے واسطے کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہوتا۔ مثلاً بنچ پر کھڑا کر دیا۔ بید مار دیئے۔ یا ایک اور واہیات سزا دی جاتی ہے۔ جو میں نے دیکھا خاص کر استانیاں لڑکیوں کو دیتی ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہزار دفعہ لکھ کر لاؤ کہ میں سکول میں شور نہیں کروں گی۔ بچے کی اس سے کیا تربیت ہو سکتی ہے۔ فضول وقت ضائع ہوتا ہے میرے خیال میں لڑکوں کو ایسی سزا دی جائے۔ مثلاً کھیت کا ایک کیارہ اس سے کھدوایا جائے۔ یا سکول کے دو کمرے اس سے صاف کرائے جائیں۔ یا اس کے والدین کو بتاکید کہہ دیا جائے۔ کہ آج کا تمام سودا فلاں بازار سے سر پر اٹھا کر لائے۔ ہم ایسی سزا سے بچے کو محنت کا عادی بنا سکتے ہیں۔ لڑکیوں کے واسطے ان کے گھر میں کہلا بھیجا جائے۔ کہ آج گھر کے سارے برتن لڑکی بطور سزا دھوئے۔ یا آٹا گوندھے اور کوئی کام ایسا دیا جائے جس سے اس کے والدین کو مدد ملے اور بچے کو محنت کی عادت پڑے اور ساتھ ہی اس کو محسوس ہو کہ یہ کام مجھے بطور سزا کے کرنا پڑا ہے۔

والدین کو تاکید کی جائے کہ بچے سے گھر کا کام کاج ضرور کرایا جائے۔ کوئی نہ کوئی پیشہ بطور [illegible] ضرور بچوں کو سکھایا جائے۔

کالجوں میں لڑکوں کی خاص طور پر نگرانی ہو۔ ہوسٹل اور خوراک کے اخراجات کم کئے جائیں۔ پوشاک میں سادگی ہو۔ سینما و تھیٹر وغیرہ یا تو قطعی طور پر بند ہوں۔ یا پھر سخت شرائط کے ساتھ دیکھنے کی اجازت دی جائے۔ کالج اور ہوسٹل کے اخراجات والدین سے سپرنٹنڈنٹ کی معرفت منگوائے جائیں۔ جیب خرچ ایک خاص رقم سے زیادہ ہرگز نہ ہو۔ کالج کے نصاب میں بھی ضرورت کے لحاظ سے فوری تبدیلی کی جائے۔ غرضیکہ یہ موٹی موٹی باتیں ہیں جن کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

میری سمجھ میں جو آیا میں نے اس مضمون پر لکھ دیا ہے۔ امید ہے کہ دوسرے درمند والدین اور اہل الرائے۔ اس پر خامہ فرسائی کریں گے

خاکسار۔ محمد عبداللہ خانصاحب اگورنمنٹ پنشنر قادیان

204

گورنمنٹ ہند اور کانگرس میں سمجھوتہ کرانے کے متعلق ہاؤس آف لارڈز میں بحث

صورت حالات کے متعلق وزیر ہند کا تازہ بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لارڈ سینل کی تقریر

لنڈن ۱۰ مئی۔ آج ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ سینل نے دریافت کیا کہ آیا برطانوی حکومت اس امر پر تیار ہے کہ کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان پیدا شدہ غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے گاندھی جی اور وائسرائے میں ملاقات کا انتظام کرائے۔ تاکہ متعدد صوبوں میں اکثریت پارٹی کے راستہ میں وزارتیں قبول کرنے کے متعلق حائل شدہ مشکل دور ہو جائے۔ لارڈ سینل نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ جوں جوں ہم ہندوستان کے متعلق خبریں مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم میں اکثر کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش ہم ہندوستان میں ہوتے اور فریقین کو اس امر کی ترغیب دے سکتے۔ کہ وہ کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان پیدا شدہ غلط فہمی کی خلیج کو پر کرنے کی کوشش کریں۔

لارڈ سینل نے اپنی تقریر میں گورنمنٹ سے اپیل کی۔ کہ وہ کانگرسی لیڈروں کے دل میں پیدا شدہ غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور کانگرسی لیڈروں کو اس امر کا یقین دلائے۔ کہ گورنروں کے اختیارات خصوصی کو غیر ضروری طور پر استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ کہ آئین کے ذریعہ وزرا کی سرگرمیوں کے لئے جو دائرہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں وزرا کی رائے کو تسلیم کیا جائیگا۔ لارڈ سینل نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ میں نہیں چاہتا کہ معاملات کو اس صورت میں رہنے دیا جائے کہ صورت حالات میں تبدیلی واضح کرنے کی کوئی امید نہ رہے۔

لارڈ سینل نے ہندوستانی لیڈروں سے اپیل کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ میں اس بات میں یقین رکھتا ہوں کہ برطانوی قوم اس بات کو کبھی نظر انداز نہ کرے گی۔ کہ عمداً بالی گورنر اپنی مرضی سے جب چاہیں وزراء کی سرگرمیوں میں غیر ضروری مداخلت کریں۔ لارڈ سالسبری لارڈ لائیڈ اور لارڈ گسٹیفیلڈ نے بھی بحث میں حصہ لیا۔

وزیر ہند کا بیان

لارڈ سینل کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند لارڈ زیٹلینڈ نے کہا میں سمجھتا ہوں۔ کہ لارڈ سینل کی یہ تجویز اس خیال پر مبنی ہے۔ کہ گاندھی جی کے فارمولا کا ایک ایسا نعم البدل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ کانگرس کو مطلوبہ یقین دلانے کے بعد بھی گورنروں کے لئے یہ ممکن ہوگا۔ کہ وہ ضرورت پڑنے پر اختیارات خصوصی کو استعمال کر سکیں گے۔ میں اس بات کو غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اپنی اس تقریر کو دہراؤں جو کہ میں نے کچھ عرصہ پہلے اس ہاؤس میں لارڈ لوتھین کے سوال کے جواب میں کی تھی۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ یہ بات ناممکن ہے۔ کہ گورنر اپنی ان ذمہ داریوں سے دستبردار ہو جائیں جو کہ اقلیتوں کی طرف سے ان پر عاید ہوں۔ برعکس اس کے میں سمجھتا ہوں۔ کہ مجوزہ تجویز منظور کرنے سے حالات ایسی صورت اختیار کر لیں گے کہ گورنر کو خاص معاملات کے متعلق مداخلت کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر وزراء اور گورنروں میں باہمی اعتماد اٹھ جائے گا۔ اگر اس قسم کی تجویز ممکن ہو سکتی۔ تو اسے ایکٹ کا ہی ایک حصہ بنا دیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ایکٹ کی کامیابی کے لئے یہ نہایت ضروری تھا۔ کہ خاص مفاد کے پیش نظر اقلیتوں کی حفاظت کی خاطر اس قسم کے اختیارات سے گورنروں کو مسلح کیا جائے۔ یہی سے کانگرس اور حکومت کے درمیان اس قسم کی ناپسندیدہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ بعض حلقوں میں ایکٹ کے متعلق غلط فہمی پھیلانے کی خاطر گورنروں کے اختیارات کو مبالغہ آمیزی سے پیش کیا جا رہا ہے حالانکہ ایکٹ کی رو سے گورنروں کو اس قسم کے اختیارات حاصل ہی نہیں ہیں۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اعلان

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے لارڈ زیٹلینڈ نے کہا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا تازہ ترین اعلان جو کہ الہ آباد میٹنگ کے بعد کیا گیا۔ مظہر ہے کہ برطانوی حکومت کا گذشتہ ریکارڈ اور موجودہ پالیسی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مطلوبہ تعیین حاصل کئے بغیر اکثریت پارٹی کا ذمہ داری اٹھانا بے معنی ہے۔ اور یہ کہ ایسی پارٹیوں کی وزارت کی سرگرمیوں میں بار بار مداخلت کی جائے گی۔ میرے خیال میں کانگرس ورکنگ کمیٹی نے صورت حالات کو جس صورت میں پیدا کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ حقیقت حال سے بالکل مختلف ہے اور اس بیان کو اکثریت پارٹی کی وزارتوں کے طریقہ کار سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ میرا شروع ہی سے یہ خیال رہا ہے کہ میں جدید آئین کے ہندوستانی صوبوں میں عمل درآمد کے متعلق ایک بیان جاری کروں۔ چونکہ میں نہ صرف سلیکٹ کمیٹی کا ہی ممبر تھا۔ بلکہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں میں بھی میں نے شرکت کی۔ اس لئے میں اس امر کا دعویٰ کرنے میں کسی حد تک حق بجانب ہوں۔ کہ کس سپرٹ کے زیر اثر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا آئین مرتب کیا گیا تھا۔

گورنروں اور وزراء کے فرائض

سب سے پہلے میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ کہ گورنروں اور وزراء کے اختیارات علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور سبب کہ گورنمنٹ کا کام وزراء اور گورنروں میں منقسم ہے۔ جس میں کہ وہ جداگانہ حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ان کے درمیان تصادم ہو جاتا ہے۔ جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے آئین کا مقصد محض یہ ہے کہ جو بھی وزراء ذمہ داری کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ حکومت کے نظم و نسق کا سارا کام اور اس کی ذمہ داری گورنر کے ہاتھوں سے نکل کر وزراء کے ہاتھ میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اور گورنر کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے اپنے وزراء کی امداد کرے۔ خصوصاً اپنے سیاسی اور انتظامیہ تجربہ کے ذریعہ حاصل کی ہوئی معلومات سے انہیں آگاہ کرتا رہے۔

گورنروں کے اختیارات خصوصی

گورنروں کے اختیارات خصوصی جن کے متعلق کانگرس نے اس قدر واویلا کر رکھا ہے۔ عام حالات میں استعمال نہیں کئے جائیں گے۔ البتہ ان کا استعمال اس وقت ضروری ہو جاتا ہے۔ جب کہ وزراء کی سرگرمیوں سے اقلیتوں کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ اس کے متعلق (ہدایت نامہ گورنر) یعنی [illegible] کی طرف سے اپنے صوبائی نمائندوں کے نام خاص ہدایات جاری کر دی گئی ہیں تاہم اگر مداخلت کا موقع پیدا ہو بھی جائے تو بھی گورنروں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مداخلت کریں۔ صرف یہی ایک بات ہے جو ثابت کرتی ہے کہ برطانوی حکومت کا منشاء یہ تھا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی عملی صورت دی جانی ممکن ہو سکے۔ اور یہ فرض کر لینا سخت غلطی ہے کہ گورنر ایکٹ کے نفاذ کے فوراً بعد وزارتوں کے مرتب ہونے میں اپنے وزراء کی مخالفت شروع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دینگے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کی کم سے کم توقع یا خواہش ہو سکتی ہے۔ ایک گورنر جس کا مشورہ وزرا کیلئے فائدہ کا باعث ہوتا رہا ہے۔ جب یہ دیکھیگا۔ کہ اگر کسی معاملہ کے متعلق ان کے وزرا کو اختلاف رائے ہے۔ تو وہ اپنی مشکلات فوراً انکے سامنے رکھ دیگا۔ کیونکہ ایسے معاملات کے متعلق گورنروں پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر وزرا اس کے ہم خیال نہیں ہوں گے۔ تو لازمی طور پر نہ صرف اس کے لئے مشکل صورت حالات پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ بلکہ اس کی وزارت کو بھی خطرہ درپیش ہے۔ اسی طرح وزرا بھی اپنی مشکلات کے متعلق گورنروں کی امداد سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اور اس صورت میں وہ بھی اپنی مشکلات گورنر کے سامنے پیش کرینگے۔ لازمی طور پر گورنر پوری توجہ سے اپنے وزرا کے بیان کو سنیگا۔ اور ان کی امداد کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے موقعوں پر وزراء کو اپنی تجاویز میں معمولی ترمیم کرنی پڑے۔ ایسی ترامیم سے ان کی پارٹی کے پروگرام میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

مداخلت کرنیکی ضرورت نہیں پڑیگی

بہرحال باہمی تبادلہ خیال سے گورنروں اور وزارتوں کے باہمی اختلافات میں کمی واقع ہو جانے کا ہر امکان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ ایک ہی مفاد کے پیش نظر مشترکہ طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کے اختلافات کو کم کرنے کا واحد ذریعہ باہمی تبادلہ خیال ہی ہے۔ چنانچہ فریقین کے لئے ضروری ہوگا۔ وہ صوبہ کے مفاد پیش نظر رکھیں۔ اور اس معاملہ پر غور و خوض کریں۔ کہ آیا ان کے اختلافات کو کم کرنے کی کوئی سبیل ہو سکتی ہے۔ یا کہ نہیں۔ میرے خیال میں اس بات پر بلا شبہ یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے مواقع بہت کم پیدا ہوں گے جبکہ گورنروں کو اپنے وزراء کی تجویز سے اختلاف رائے کا اظہار کرنا پڑے گا۔ اگر فریقین ایک دوسرے پر اعتماد رکھتے ہوئے کام کرینگے تو اختلاف رائے کا موقع ہی پیدا نہ ہوگا۔ اگر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی یہ تشریح درست ہے۔ جو کہ میں نے آپکے سامنے بیان کی ہے۔ اور اگر گورنر اور وزرا ایک دوسرے کے ساتھی کی حیثیت میں کام کر رہے ہیں تو یقیناً گورنروں کی مداخلت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوگا۔

پارلیمنٹ کا مقصد

لارڈ زٹلینڈ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر کے اس بیان کو دہرایا جو کہ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے ہوس آف کامنز میں ہندوستان کی سیاسی صورت حالات پر بحث کے دوران میں دیا تھا۔

گورنروں کو اختیارات خصوصی سے مسلح کرنے سے حکومت کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ وزرا کی آئینی سرگرمیوں میں بے جا مداخلت کی جائے۔ بلکہ ان کو ایسے مواقع پر ہی استعمال کیا جائے گا۔ جو کہ پارلیمنٹ کے پیش نظر تھے ہز میجسٹی کی حکومت کا یہ بھی مقصد نہیں کہ ایک گورنر اپنے اختیارات خصوصی کے بے جا استعمال سے وزرا کی سرگرمیوں میں مداخلت کرتا ہوا ان کی ذمہ داریوں کے غیر ضروری بوجھ کو بھی اپنے کندھوں پر اٹھائے۔ جو اختیارات وزراء کو ایکٹ کی رو سے اس لئے دئے گئے ہیں۔ کہ انہیں وہ اپنے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے استعمال کر سکیں۔

جہانتک جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے عمدہ امر کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ گورنروں اور وزرا میں اختلاف رائے کا بھی موقع پیدا نہ ہوگا۔ اور آئین نہایت خوش اسلوبی سے چلتا جائے گا۔

ڈمی وزارتوں کا پروگرام

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے بیان کیا۔ کہ ہندوستان کے تمام وزارتوں میں جہاں کہ اکثریت پارٹیوں نے وزارتوں کو مرتب کیا ہے۔ یا جہاں کانگرس کے وزارتیں مرتب کرنے سے انکار کیوجہ سے اقلیت وزارتیں قائم کی گئی ہیں۔ متعلقہ وزارتوں نے زبردست پروگرام پیش کئے ہیں۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا ہے۔ متعلقہ گورنروں کی طرف سے کسی صوبہ کی وزارت کے پروگرام میں مداخلت نہیں کی گئی۔

مجھے اس بات کی پوری پوری امید ہے کہ وہ پارٹیاں جنہوں نے ایک بے بنیاد خطرہ کے پیش نظر ذمہ داری کو اٹھانے سے انکار کر دیا تھا جب اپنے سامنے آئین کو نہایت خوش اسلوبی سے چلتا دیکھیں گی۔ تو انہیں بھی اس بات کا حوصلہ حاصل ہو جائے گا۔ کہ وہ بھی

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کے لئے بھی ہیں۔!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کے لئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کے لئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی۔ ماء اللحم خاص۔ فرسیموسا۔ حب روح الذہب۔ نبیذ عنبی وغیرہ کو پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کے لئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کے لئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کے لئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہیں۔

شادی اور شادمانی کے لئے زندگی بخش جام **عنبرین** ایک نئی اور عجیب سائنٹفک ایجاد

عنبرین کے اجزاء بہت قیمتی ہیں یہ طیور کے دماغ ان کے نخاع انیثین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) وغیرہ کی سائنٹفک روح ہے اعضائے رئیسہ و ارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ تھوڑی مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈھتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے اور خاص طور پر انہیں کے لئے ہے اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی۔ عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے۔ ضعفی کمزوری۔ انفلوئنزا۔ ضعف دل عصبی کمزوری۔ تکان۔ دماغی ضعف۔ سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ۔ ضعف مثانہ وغیرہ کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے نفیس۔ لذیذ۔ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے

قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کفایت کرتی ہے چار روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی

اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل دماغ معدہ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کے لئے فرحت دینے والے میوؤں اور پھلوں کا عرق نکالکر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچکر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان لعل یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلاء وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے اور اسکا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے اسکی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کرکے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے دماغ تر و تازہ رہتا قوت حافظہ بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں دل کی دھڑکن کمزوری بےچینی۔ گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا ایک طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا سینے کا بھنا اسی سے موقوف ہو جاتا ہے دل کے علاوہ امراض دماغی پر اسکا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے چنانچہ سر کا چکرانا دماغ بھاری دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس کو خاص تقویت پہنچتی ہے چنانچہ کثرت خلاف حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی یہ ایک نہایت ہی

دواخانہ مرہم عیسےٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں

وزارتوں کو مرتب کریں ... کہتے ... اگر ضرورت نہیں سمجھتا کہ میری دلی خواہش ہے کہ ایسا ممکن ہو سکے۔

205

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۴۷۸۴

منکہ نیاز اللہ احمدی ولد نصر اللہ قوم شیخ عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن فیض آباد ضلع فیض آباد یو۔ پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ رمارچ ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو کہ غیر منقولہ مکانات کی شکل میں شہر شاہجہانپور صوبہ یو۔پی میں ہے۔ جس کی قیمت ایکہزار موجودہ نرخ سے ہے۔ میری اور کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں اپنے برخوردار ڈاکٹر رفیع اللہ کے ساتھ گزارہ کرتا ہوں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ نیاز اللہ احمدی بقلم خود رفیع میڈیکل ہال فیض آباد یو۔ پی گواہ شد:۔ ایم رفیع اللہ احمدی بقلم خود پسر موصی فیض آباد۔ یو پی گواہ شد:۔ عبد الکریم احمدی سب اسسٹنٹ سرجن انڈین ملٹری ہسپتال فیض آباد یو۔ پی۔

نوٹ:۔ ایک مکان محلہ انٹہ شہر شاہجہانپور میں ہے جس کا حدود اربعہ یہ ہے جانب اتر گلی۔ جانب دکھن سلطان حسن۔ پورب مکان عبد الحق۔ جانب پچھم مکان امام الدین۔ دوسرا مکان محلہ بارہ زی شہر شاہجہانپور میں ہے جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ جانب اتر گلی۔ ص

رشتہ مطلوب ہے

ایک پندرہ سالہ۔ پرائمری تک تعلیمیافتہ امور خانہ داری سے پوری طرح واقف اور قبول صورت و سیرت لڑکی کیلئے رشتہ درکار ہے لڑکا برسر روزگار نوجوان اور تعلیمیافتہ ہو اضلاع راولپنڈی۔ گجرات اور گوجرانوالہ کے رہنے والے کو ترجیح دیجائیگی۔ خط و کتابت بنام م الف معرفت مینیجر الفضل قادیان

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد میجک گولڈ سونے کی چوڑیاں

انکو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر انکے سامنے رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار سنار ہو کر بھی یکایک نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے کلائی پر نور برستا ہے کہ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں ۸ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸ر۔ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی۔ یو۔ پی

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو پی وصوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے اور ایڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلباء کیلئے یہ سکول کھلا ہے گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کردی ہے جو ماہوار لیجاتی ہے پراسپکٹس مفت

مینیجر

دوائی اٹھرا

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑتا دیکھتے ہیں۔ بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کردئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر گئے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اسکے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے یکجا منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک ۱ر المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ نمعین الصحت قادیان

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور ۱ بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ (۲-۱ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپیہ محصول ۹

حب نوازی ۲ عورتوں کی جملہ امراض رحم۔ بیقاعدگی حیض ہمیشہ درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت کا آنا رحم کا ڈھیلا پڑجانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۹۶ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶

مفرح نوازی ۳ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنیوالا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۴۲ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد جار تمغے یافتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۸ مئی۔ ۱۰ مئی سے پٹ سن کے کارخانجات کی ہڑتال ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ بنگال کے مزدوروں کی ہڑتال کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ وزیر اعظم لیبر منسٹر اور کارخانہ داروں کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ ہڑتال میں شریک ہونے اور ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی بناء پر مزدوروں کو کوئی نقصان برداشت نہ کرنا پڑیگا ہڑتال کی وجوہ دریافت کی جائیں گی۔ اجرتوں میں تخفیف کا مسئلہ اور مزدوروں کی دوسری تکالیف کا بھی ایسا حل تلاش کیا جائے گا۔ جس سے مزدور مطمئن ہو جائیں۔ اس کے علاوہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہٹا دیا جائے گا۔

بنوں ۸ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حال میں حکومت نے مداخیل کے قبیلہ سے صلح کی گفت و شنید کی تھی۔ اب ۱۰ مئی کو دوبارہ گفت و شنید کی جائے گی۔ چنانچہ اس کے پیش نظر قبیلہ کے جو ۳۰۰ اشخاص بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان جیلوں میں محبوس ہیں۔ انہیں میرن شاہ لے جانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

شملہ ۸ مئی۔ ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ ۷ مئی کو دانا بریگیڈ اپنی پیش قدمی ختم کر کے واپس دانا پہنچ گیا۔ راستہ میں کوئی مزاحمت نہ کی گئی۔

شملہ ۸ مئی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہندوستانی ریلوں کی ۳۰ اپریل تک دس دن کی آمدنی ۲۷۵ لاکھ روپیہ ہے۔ یہ آمدنی گذشتہ سال کے انہی ایام سے ۲ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

بمبئی ۸ مئی۔ اخبار "سنڈے سٹینڈرڈ" کا نامہ نگار شملہ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند کے بیان اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ الہ آباد کے منظور کردہ ریزولیوشن کے الفاظ نے مبصرین کو مطمئن کر دیا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اور کانگرس کے درمیان اختلاف رو بہ تخفیف ہے۔ چونکہ آئینی تعطل کے رفع کرنے کے تمام وسائل ناکام ہو چکے ہیں۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ملک معظم کی تقریب تاجپوشی کی تقریر میں اس کو رفع کرنے کے لئے کوئی حل پیش کریں گے۔

ناگپور ۸ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل جبل پور کی ہری جن نو آبادی میں ایک خوفناک آتش زدگی کی واردات ہو گئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ۴ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور ۴۰۰ جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ ایک ہزار کے قریب نفوس بے خانماں ہو گئے ہیں۔

روما ۸ مئی۔ اطالوی گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس کی رو سے اخبار "ڈیلی میل" کے سوا تمام برطانوی اخبارات کا اٹلی میں داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ برطانی اخبارات کے نمائندوں کو اٹلی سے نکال دیا گیا ہے۔

پانی پت ۸ مئی۔ ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں سرکردہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ان ہر دو اقوام کے درمیان خوشگوار تعلقات استوار کرنے اور آئندہ جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے مصالحتی بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

لاہور ۸ مئی۔ افسوس کہ مسٹر منصور احمد صاحب ایڈیٹر "ادبی دنیا" ۷ مئی کو وفات پا گئے۔ آپ ایک قابل مضمون نگار اور مترجم تھے۔ کچھ عرصہ سے صحت کمزور رہتی آتی تھی۔

انگورہ ۸ مئی۔ یونان اٹلی اور یوگوسلاویہ کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جنگ کی صورت میں یہ طاقتیں ایک دوسرے کی مدد کریں گی۔

حیفا ۸ مئی۔ کامل دو ہفتوں کی خاموشی اور سکون کے بعد کل حیفا میں قتل کی وارداتیں ہوئیں۔ ایک یہودی عورت ایک پولیس افسر اور ایک عرب نوجوان کو قتل کر دیا گیا۔ کئی ایک مقامات پر بم پھینکے گئے۔ شہر میں سیاسی اور مذہبی اجتماعات ممنوع قرار دے دیئے گئے ہیں۔

استنبول ۸ مئی۔ ترکی کے ملک الشعراء عبدالحق حمید ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ وہ انقلاب ترکی کے زبردست ہیرو تھے۔

لنڈن ۸ مئی۔ "ایوننگ سٹینڈرڈ" لکھتا ہے۔ کہ وزیر اعظم فرانس فلسطین کے واقعات میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ عربوں اور یہودیوں میں باعزت سمجھوتہ ہو جائے۔

انٹورپ ۸ مئی۔ ٹوکیو میں ایک جہاز کو آگ لگ گئی۔ پاس ہی روئی کا انبار پڑا تھا۔ جس کو بڑی مشکل سے بچا لیا گیا۔ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

لاہور ۸ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ کے سامنے آج کل پنجاب اسمبلی کے ارکان کے الاؤنسوں کا مسئلہ درپیش ہے۔ سرکاری طور پر یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ پانچ سال کے لئے ہر ایک ممبر کو ۱۵ ہزار روپے دئے جائیں جس میں الاؤنس وغیرہ سب شامل ہو۔ اس معاملہ کو عنقریب ایک سب کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا۔

بنوں ۸ مئی۔ آج صبح پچاس سرحدی ڈاکوؤں نے بنوں چھاؤنی کے اردگرد کی خاردار تار کو توڑا اور بھیڑوں کے باڑہ کی دیوار میں سوراخ کر کے ۲۹۰ بھیڑیں لے کر بھاگ گئے پولیس نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا فریقین کے درمیان لڑائی بھی ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ڈاکو تین بھیڑیں چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ ۵ اور ۶ مئی کی درمیانی رات رزمک کے اور ٹل کے کیمپوں پر فائر کئے گئے۔ اور ۶ مئی کو رزمک کے نزدیک فوجیوں کی ایک پارٹی پر گولیاں برسائی گئیں۔

بریلی ۸ مئی۔ بریلی اور دیگر اضلاع میں ایک زبردست طوفان باد آیا۔ جس سے فصلوں کو کافی نقصان پہنچا۔ کئی مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔

لاہور ۸ مئی۔ خان بہادر میاں احمد یار خان دولتانہ نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ کانگرس لیڈروں نے اڑھائی لاکھ روپیہ صوبہ پنجاب پر اس غرض سے خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ اس صوبہ کو کانگرسی بنا دیا جائے۔ غالباً مولانا ابو الکلام آزاد پنجاب آئیں گے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر محمد عالم کو لاہور سے اردو اخبار جاری کرنے کے لئے سرمایہ بہم پہنچایا جائے گا۔

لنڈن ۸ مئی۔ کل ویسٹ منسٹر ہال میں برطانوی ایمپائر کے ۸۰۰ کے قریب نمائندگان کو دعوت دی گئی۔ جس میں ملک معظم نے بھی شرکت کی۔ ملک معظم کی تشریف آوری پر مسٹر بالڈون اور مستعمرات کے وزیر اعظم ان کی خدمت میں پیش ہوئے۔ اس کے بعد آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب گائیکواڑ آف بڑودہ اور دوسرے وزراء کو باریابی کا شرف بخشا گیا۔

امرتسر ۸ مئی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی نخود حاضر ۲ روپے

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دورہ کا علاج

"واٹو ممکنتا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ہزارہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں۔ ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے۔ تمام تکالیف مثلاً یاوہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں۔ بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اور مریض آرام اور راحت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی کی قیمت ... روپیہ ... محصول ڈاک علاوہ

سی۔ ایل۔ ناما والا ہیلیس روڈ بڑودہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی